## سوال

(146) قربانی کی کھال کا مصرف

## جواب

*السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ*

1۔ جو مدرسہ عند اللہ رفاء عام مسلمانان کے واسطے قائم ہو اور اس کے قیام کی کوئی صورت ظاہر اً نہ ہو جس سے وہ مدرسہ قائم رہے بجز اس کے کہ قربانی کا چمڑا اگر مل جائے تو مدرسہ قائم رہے گا۔ ایسی صورت میں چمڑا مذکور کو مدرسہ میں دینا جائز ہوگا یا نہیں؟ کیونکہ بوجہ دیہات کے چند اشخاص کا قول ہے کہ اگر علمائے دین مدرسہ میں دینے کو فرمادیں تو ہم لوگوں کو عذر نہیں ہے۔ ضرور دیں گے۔

2۔ جو لوگ اپنی قوت بازو سے اچھی طرح اپنی اوقات بسری کرتے ہیں ان لوگوں کو بہ نیت اس کے کہ ہم قربانی کے مال کو ذبح کرتے ہیں یہ حق ہمارا ہے ہم لیں گے ان کو لینا جائز ہے یا نہیں؟ یا جو شخص صاحب قربانی یہ تصور کر کے چمڑا قربانی کا ان لوگوں کو دے کہ ذبح کرنے کی اجرت میں دیتے ہیں یا یہ تصور کر کے کہ اگر نہیں دیں گے تو ہمارے ساتھ عداوت کریں گے ایسی حالت میں اس کی قربانی درست ہوئی یا نہیں؟ یا جو لوگ قربانی کا چمڑا مدرسہ میں دینے سے انکار کریں یا منع کریں کہ مت دو ہم کو دو وہ کون ہوں گے گنہگار ہوں گے یا نہیں؟ ازروئے قرآن شریف وحدیث شریف کے جو ثابت ہو ساتھ ثبوت کے ارشاد فرمایا جائے۔

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

*وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!*

*الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!*

جس طرح قربانی کے گوشت کا قربانی کرنے والے کو خود بھی کھانا اور دوسرے لوگوں کو بھی (فقیر ہو یا غنی) کھلانا اور دینا جائز ہے اسی طرح قربانی کا چمڑا قربانی کرنے والے کو خود بھی اپنے تصرف میں اور دوسرے لوگوں کو بھی جس کو چاہے دے دینا جائز ہے اور جس طرح قربانی کے گوشت کا قربانی کرنے والے کو بیچنا یا کسی کو اجرت میں دینا جائز نہیں ہے اور جس طرح قربانی کے گوشت کا طلبہ اور مدرسین کو دینا جائز ہے اسی طرح قربانی کے چمڑا کا بھی ان لوگوں کو بھی دینا جائز ہے اور اگر قربانی کے گوشت یا چمڑے کو قربانی کرنے والا بیچے یا کسی کو اجرت میں دے تو اس کی قربانی درست نہیں ہوئی۔

ن علی بن اَبی طالب رضی اللہ عنہ قال اَمرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَن اَقوم علی بدنہ واَن اَتصدق بلحمها وَجُلُودِہا وَأَجِلّتِها , وَأَن لا أُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا شَيْئًا وقال نحن نعطیہ من عندنا[1] (متفق علیہ)

(علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے پاس کھڑا ہو جاؤں (جب کہ وہ نحر کیے جا رہے تھے) اور ان کے گوشت چمڑے اور جھول تقسیم کر دوں قصاب کو ان میں سے کوئی چیز نہ دوں اور فرمایا: ہم اس (قصاب) کو (اس کی مزدوری) ہم اپنے پاس سے دیں گے)

ن أبي سعيد أن قتادة بن النعمان أخبره { أن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قام فقال إني كنت أمرتكم أن لا تأكلوا لحوم الأضاحي فوق ثلاثة أيام ليسعكم واني احله لكم فكلوا ما شئتم ولا تبيعوا لحوم الهدي والاضاحي وكلوا وتصدقوا واستمتعوا بجلودها ولا تبيعوها وان اطعمتم من لحومها شيئا فكلوا انى ما شئتم

[2] (رواہ احمد المنتقی)

(ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قتادہ بن نعمان نے ان کو خبر دی کہ یقیناً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر فرمایا: میں نے تم کو قربانیوں کے گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے منع کر رکھا تھا تاکہ وہ تم تمام کو پہنچ جائیں یقیناً اب ان کو تمھارے لیے (تین دن سے زیادہ کھانا) حلال کرتا ہوں لہٰذا جب تک چاہو کھاؤ ہدی اور اضاحی کا گوشت فروخت نہ کرو۔ کھاؤ صدقہ کرو اور ان کے چمڑوں سے فائدہ اٹھاؤ۔ ان (چمڑوں) کو نہ بیچو۔ اگر تم ان کے گوشت میں سے کچھ کھلا دو تو جتنی دیر تک چاہو ان کو کھاؤ)

وقولہ علیہ الصلاۃ والسلام { من باع جلد أضحیتہ فلا أضحیۃ لہ[3] (واللہ تعالیٰ اعلم)

(آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنی قربانی کی کھال بیچی اس کی قربانی نہیں ہوئی۔ اس کو حاکم نے مستدرک میں سورۃ الحج کی تفسیر زید بن الحباب کی حدیث سے روایت کیا ہے انھوں نے عبد اللہ بن عیاش المصری سے روایت کیا ہے انھوں نے اعرج سے روایت کیا انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے اور فرمایا کہ اس کو بخاری و مسلم نے روایت نہیں کیا نیز امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے اپنی سنن میں روایت کیا ہے (نصب الرایۃ لاحدیث الہدایۃ: 279/2)

حافظ منذری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب "الترغیب والترہیب" میں کہا ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی ایک روایات مروی ہیں جن میں قربانی کی کھال فروخت سے منع فرمایا گیا ہے) کتبہ: عبد اللہ (19/ذی القعدہ 1329ھ)

---

[1]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (1630) صحیح مسلم رقم الحدیث (317)

[2]۔ مسند احمد (15/4) منتقی الاخبار مع شرحہ نیل الاوطار (191/5)

[3]۔ الترغیب والترہیب (101/2)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

**مجموعہ فتاویٰ عبد اللہ غازی پوری**

## کتاب الصلاۃ، صفحہ: 304

**محدث فتویٰ**